S_1997_3_322_326

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

ائی۔سی۔اے۔آر اور دیگر

بنام۔

ٹی۔کے۔سریانارائن اور

5اگست1997

جی۔این۔رے اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے تکنیکی خدمات کے قواعد۔

قواعد 5 اور 7۔تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر ترقی گریڈ T-1-3میں فٹمنٹ۔گریڈ T-2-3میں تیز تر ترقی کا دعوی۔اس طرح کی ترقی فراہم نہ کرنے والے قواعد۔منعقد، چاہے کچھ معاملات میں، غلط ترقی دی گئی ہو قواعد کے برعکس، کوئی ملازم قانونی عدالتوں میں قانونی خدمات کے قواعد کے برعکس ترقی کے لیے اپنے دعوے کی بنیاد نہیں رکھ سکتا۔مدعا علیہ گریڈ T-1-3 میں ابتدائی فٹمنٹ حاصل کرنے کا حقدار نہیں تھا، اور اس طرح، زمرہ ا میں گریڈ T-1-3 میں ابتدائی فٹمنٹ کے نتیجے میں تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر تیز تر ترقی کا حقدار نہیں ہے۔

ڈائریکٹر، سنٹرل رائس ریسرچ انسٹی ٹیوشن، کٹک اور ایک اور بنام کھیترا موہن داس، (1994) ایس یو پی پی 3ایس سی سی 595، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5502 اور 5504۔

1991 کے او اے نمبر 992 اور 1991 کے 270 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدرآباد کے مورخہ 25.11.93 اور 31.5.94 کے فیصلے اور حکم کی تشکیل کریں۔

اپیل گزاروں کے لیے اے۔کے۔سیکری، وی۔کے۔راؤ، پیوش شرما اور محترمہ مدھو سیکری۔

جواب دہندگان کے لیے سنجیو ملہوترا اور یو۔یو۔للت۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا۔

1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 16873 سے پیدا ہونے والی اپیل، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدرآباد بنچ کے ذریعے 25 نومبر 1993 کو او اے نمبر 992/91 میں منظور کیا گیا حکم چیلنج کے تحت

ہے۔ٹریبونل نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے جواب دہندگان نمبر 1 سے 3 کی طرف سے دائر درخواست کو اس حقیقت کے پیش نظر منظور کرلیا ہے کہ بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ نے بڑی تعداد میں ملازمین کو تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر مختلف اکائیوں میں ترقی حاصل کرنے کی اجازت دی ہے اور مذکورہ جواب دہندگان کو اعلی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر ترقی بھی دی گئی ہے،اس بنیاد پر اس طرح کی ترقی سے انکار کر کے کسی تعصب کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچر ریسرچ کے تکنیکی سروس رولز جو 1.10.1975 سے نافذ ہیں اس طرح کی ترقی کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ٹریبونل نے اس بنیاد پر بھی پیش قدمی کی ہے کہ اگر مذکورہ جواب دہندگان ترقی پر بھی T-1-3 زمرہ ا کے گریڈ تک پہنچ چکے ہیں،تو مذکورہ جواب دہندگان، جو زمرہ 2 کے گریڈ T-2-3 میں عہدوں پر فائز ہونے کے لیے مطلوبہ اہلیت رکھتے ہیں، مذکورہ T-2-3 گریڈ میں تیزی سے ترقی کے حقدار ہیں۔

یہ اشارہ کیا جا سکتا ہے کہ اسی طرح کے ایک معاملے میں، بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ اور ڈائریکٹر،سنٹرل ٹوبیکو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ،راجامنڈری نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل،کٹک بنچ کے فیصلے کو ایک شری کھیتر موہن داس کے حق میں مذکورہ ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف چیلنج کیا۔

اس عدالت تین ججوں کے بنچ نے یکم اکتوبر 1975 کو نافذ ہونے والے مذکورہ سروس رولز کے قاعدہ 5-1 اور 7-2 کی درآمد پر غور کیا ہے۔(1994) 6 جے ٹی 482 ایس سی (1994) ضمیمہ 3 ایس سی سی 595 میں رپورٹ کیے گئے اس عدالت مذکورہ فیصلے میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ زمرہ نمبر 1 میں گریڈ T-1-3 میں فٹمنٹ کا سوال اور اس کے نتیجے میں زمرہ نمبر 2 میں گریڈ T-2-3 میں اس طرح کے ملازم کی تعلیمی اہلیت کی بنیاد پر ایک بار مشق میں مذکورہ سروس رولز کے نفاذ کی تاریخ پر ترقی کو تیز کیا گیا ہے۔اگر کسی ملازم کو زمرہ ا کے گریڈ T-1-3 میں مذکورہ قواعد کے نفاذ کی تاریخ پر فٹمنٹ نہیں ملتا ہے،تو تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر زمرہ-2 کے گریڈ T-2-3 میں تیزی سے ترقی کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔یہ واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ گریڈ T-2-3 میں اس عہدے پر فائز ہونے کے لیے درکار اعلی تعلیمی قابلیت کے باوجود، اگر گریڈ T-1-3 میں ابتدائی فٹمنٹ نہیں کی گئی ہے تو ایسا ملازم زمرہ 2 کے گریڈ T-2-3 میں تیز تر ترقی کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ایسا ملازم صرف ترقی کی بنیاد پر اعلی درجے میں آ سکتا ہے جیسا کہ قاعدہ 7 میں تصور کیا گیا ہے۔تاہم اس مرحلے پر یہ اشارہ دیا جا سکتا ہے کہ بعد میں گریڈ T-2-3 میں اس عہدے پر فائز ہونے کے لیے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے معاملے میں کچھ نرمی کی گئی ہے۔کھیتر موہن داس کے معاملے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مذکورہ سروس رولز کے برعکس ترقی نہیں دی جا سکتی۔ابتدائی طور پر مذکورہ وجہ سے، کھیترا

موہن کے معاملے میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹریبونل، کٹک بنچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 16873 میں جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر ڈی نے تاہم کہا ہے کہ ٹریبونل کے متنازعہ فیصلے کی درستگی کا فیصلہ کرنے کے لیے کھیتر موہن کے معاملے میں دیے گئے فیصلے پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔ کھیتر اموہن کے معاملے میں براہ راست بھرتی کی ترقی کا دعوی شامل تھا اور سالوں کے طویل تجربے کے پیش نظر خدمت میں موجود ملازمین کی ترقی کا دعوی مذکورہ معاملے میں غور کے لیے سامنے نہیں آیا۔ مسٹر ڈی نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ اس معاملے میں جواب دہندگان یکم جنوری 1977 سے پہلے 425-700 روپے کے پے اسکیل میں تھے۔ اس لیے ان کے معاملات پر مختلف طریقے سے غور کرنے کی ضرورت تھی۔ مسٹر ڈی نے یہ بھی کہا ہے کہ کسی بھی صورت میں ان جواب دہندگان کے ساتھ معاندانہ امتیازی سلوک کیا گیا ہے۔ اسی طرح کے حالات میں بڑی تعداد میں ملازمین کو ترقی ملی ہے لیکن انسٹی ٹیوٹ نے ناقابل بیان وجوہات کی بنا پر ترقی کے لیے اس طرح کے حکم کو چیلنج نہ کرنے کا انتخاب کیا حالانکہ اس طرح کی ترقی دی جانے کی ہدایت مذکورہ سروس رولز کے منافی تھی۔ اس طرح کے امتیازی موقف کے نتیجے میں ایک بدقسمتی صورتحال پیدا ہوئی ہے جہاں اسی طرح کے حالات والے ملازمین کی تعداد اعلی عہدوں پر فائز ہے۔ لیکن ان جواب دہندگان کے معاملے میں، انسٹی ٹیوٹ اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے سروس رولز کو نافذ کرنے کا خواہاں نظر آتا ہے کہ جب مذکورہ سروس رولز متعارف کرائے گئے تھے تو جواب دہندگان کے پاس اعلی گریڈ رکھنے کی اہلیت تھی۔ مسٹر ڈی نے آخر میں دعوی کیا ہے کہ تین جواب دہندگان میں سے دو پہلے ہی سبکدوشی کی عمر کو حاصل کر چکے ہیں اور جواب دہندگان میں سے صرف ایک اب بھی ملازمت میں ہے لیکن اگر ٹریبونل کے متنازعہ فیصلے میں مداخلت کی جاتی ہے تو مذکورہ جواب دہندہ کو سنگین تعصب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مسٹر ڈی نے عرض کیا ہے کہ اس معاملے کے خصوصی حقائق میں، اس عدالت کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپنے صوابدیدی اختیارات کے استعمال میں مداخلت کرنے کی طرف مائل نہیں ہونا چاہیے۔

1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 19103 میں مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر للت نے بھی یہ دعوی کرتے ہوئے مسٹر ڈی کی حمایت کی ہے کہ بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ اور اس کی جزوا کائیوں کی انتظامیہ مختلف موقف اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں ملازمین کے ساتھ دشمنانہ امتیازی سلوک ہوتا ہے۔ انہوں نے ہماری توجہ بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے 27 جنوری 1979 اور 28 جنوری 1980 کے جاری کردہ دو خطوط کی طرف بھی

مبذول کرائی ہے۔مسٹر للت نے پیش کیا ہے کہ مذکورہ دو خطوط اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ بھارتیہ کونسل آف ایگریکلچرل ری سرچ مذکورہ سروس رولز کے متعارف ہونے اور متعدد ملازمین کو درپیش بے حد مشکلات سے پیدا ہونے والی بدقسمت صورتحال کے لیے زندہ تھی۔اس لیے اس نے متعلقہ اکائیوں کو ہدایت کی کہ وہ اس وقت تک مذکورہ قواعد کو نافذ نہ کریں جب تک کہ انسٹی ٹیوٹ کو موصول ہونے والی مختلف درخواستوں پر غور نہ کیا جائے۔مسٹر للت نے عرض کیا ہے کہ ان ایس ایل پیز میں جواب دہندگان کے پاس تعلیمی قابلیت میں نرمی کی وجہ سے ترقی حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ اہلیت تھی اور ان سب کو خدمت میں طویل تجربہ تھا۔اس لیے انہوں نے عرض کیا ہے کہ اگر سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی طرف سے اجازت کے بعد ان کی طرف سے دعوی کردہ ترقی میں اس مرحلے پر مداخلت کی جاتی ہے تو اس طرح کا فیصلہ ان جواب دہندگان کے لیے مکمل مایوسی لانے کا پابند ہے۔مقدمے کے حقائق اور حالات میں، اس عدالت کو انصاف کے مقاصد کے لیے ٹریبونل کے متنازعہ فیصلوں میں مداخلت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

تاہم، ہم ان دونوں ایس ایل پیز میں پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ درخواست کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ معاملات میں، مذکورہ سروس رولز کے برعکس غلط ترقیاں دی قابل تھیں اور اس کے نتیجے میں ایسے ملازمین کو نامناسب ترقی کا فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے، تو بھی کوئی ملازم قانونی عدالتوں میں قانونی سروس رولز کے برعکس ترقی کے اپنے دعوے کی بنیاد نہیں رکھ سکتا۔غلط ترقی یا تو محکمہ کی طرف سے مذکورہ سروس رولز کو غلط طریقے سے پڑھ کر دی گئی یا نوکری کے قاعدے کے منافی عدالتی احکامات کے مطابق دی گئی ایسی ترقی قانونی نوکری کے قاعدے کی خلاف ورزی کر کے غلط ترقی کا دعوی کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی۔عدالت میں ملازمین کو یہ دعوی کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ یکم اکتوبر 1975 کو نافذ کیے گئے سروس رولز پر عمل نہیں کیا جانا چاہیے کیونکہ کچھ معاملات میں غلط ترقی دی گئی تھی۔قانونی نوکری کے قاعدیکو قواعد کی تشریح کے لحاظ سے سختی سے لاگو کیا جانا چاہیے جیسا کہ کھیترا موہن کے معاملے میں اس عدالت تین ججوں کی بنچ کے فیصلے میں اشارہ کیا گیا ہے۔جب مذکورہ سروس رولز یکم اکتوبر 1975 سے متعارف کرائے گئے تھے، تو مختلف درجات میں ملازمین کی فٹمنٹ کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک بار کی مشق کی ضرورت تھی۔زمرہ 1 کے گریڈ T-1-3 میں فٹمنٹ اور زمرہ 2 کے گریڈ T-2-3 میں اس کے نتیجے میں تیز تر ترقی کے علاوہ، کسی اور صورت میں اہلیت کی بنیاد پر تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر تیز تر ترقی کی اجازت نہیں ہے۔اگر مذکورہ سروس رولز کے نفاذ کی تاریخ سے تعلیمی قابلیت میں نرمی کا اطلاق ہوتا ہے تو یہ ابتدائی فٹمنٹ کا جائزہ لینے کا معاملہ ہوگا۔دیگر تمام معاملات میں، پروموشن مذکورہ سروس رولز کے مطابق دی جانی چاہیے نہ کہ

دوسری صورت میں۔ان اپیلوں میں جواب دہندگان گریڈ T-1-3 میں ابتدائی فٹمنٹ حاصل کرنے کے حقدار نہیں تھے۔درحقیقت، انہیں زمرہ 1 کے گریڈ T-1-3 سے نیچے کے گریڈ میں ابتدائی فٹمنٹ ملی۔اس لیے وہ زمرہ ا کے گریڈ T-1-3 میں ابتدائی فٹمنٹ کے نتیجے میں تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر تیز تر ترقی کے حقدار نہیں ہیں۔اس لیے ٹریبونل کے متنازعہ فیصلوں کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

تاہم، یہ اشارہ کیا جاسکتا ہے کہ بلا جواز مشکلات کا سوال، اگر کوئی ہو، اور اس طرح کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے قواعد میں ترمیم کی ضرورت، قاعدہ بنانے والے اتھارٹی کے غور کے لیے معاملات ہیں۔یہ معقول طور پر توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ اتھارٹی اپنے ملازمین کی بڑی تعداد کے لیے غیر معقول مشکلات کے لیے حساس ہوگی، اگر سروس رولز متعارف کرانے کا موقع ملے تو تاکہ مناسب تدارک کے اقدامات کیے جا سکیں۔چونکہ ٹریبونل کے اعتراض شدہ احکامات کو قانونی طور پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا، اس لیے دونوں اپیلوں میں اعتراض شدہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

1995 کی خصوصی اجازت کی درخواست (ج) نمبر 18567

1995 کے ایس ایل پی (سی) نمبر 18567 میں مدعا علیہ کی طرف سے کوئی پیش نہیں ہوا ہے۔مدعا علیہ نے اس عدالت کی رجسٹری کو مطلع کیا ہے کہ وہ معاملے کی سماعت میں پیش ہونے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔چونکہ اس خصوصی اجازت عرضی میں اعتراض شدہ فیصلے کو دیگر دو معاملات میں اشارہ کردہ وجوہات کی بنا پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا، اس لیے اس ایس ایل پی میں اعتراض شدہ فیصلے کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔اپیل اور ایس ایل پی کو اس کے مطابق لاگت کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔پی۔

اپیلوں اور درخواستوں کو نمٹا دیا گیا۔